مقامِ صدّیقیؓ

پروفیسر یوسف سلیم چشتی

۱۹۱۲ئہ میں مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم نے اپنے ہفتہ وار "الہلال" میں غازی انور پاشا مرحوم کی تصویر کی پیشانی پر یہ شعر لکھا تھا ؎

ترا، چنانکہ توئی، مردماں کجا دانند
بقدرِ طاقتِ خود، می کنند استدراک

میں یہی شعر حضرت صدیقِ اکبرؓ کے مقام کو واضح کرنے کے لئے لکھتا ہوں۔ ہم ظاہر بین لوگ، حضرت موصوف کے ظاہری کمالات کا تو کچھ اندازہ کر سکتے ہیں ـــــ آپ کی سیرتِ مبارکہ کے مطالعے کے بعد ـــــ لیکن آپؓ کے مقام یا کمالاتِ روحانی کا اندازہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔ اس لئے میں اس مضمون میں صرف آپؓ کے ظاہری کمالات کی ایک جھلک دکھانے پر اکتفا کروں گا کیونکہ تفصیل کے لئے تو پوری کتاب لکھنی پڑے گی۔

o

سرکارِ دوعالمؐ فرماتے ہیں "میرے دو وزیر آسمان میں ہیں ـــــ حضرت جبرئیلؑ اور حضرت میکائیلؑ ـــــ اور دو وزیر زمین میں ہیں ـــــ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ـــــ یہ دونوں میری زندگی میں میرے ساتھ رہیں گے۔ بعدِ وفات میرے ساتھ مدفون ہوں گے، قیامت میں میرے ساتھ اٹھیں گے اور میرے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔"

(۲) حضرت صدیقِ اکبرؓ میں عقل اور عشق دونوں بنیادی انسانی قوتوں کا اجتماع تھا مگر عشق کا جذبہ، عقل پر غالب تھا۔ اسی لئے آپؓ نے اپنی خلافت کے ۲۷ ماہ میں وہ کارنامہ انجام دیا جو دوسرا حکمران ۲۷ سال میں بھی انجام نہیں دے

سکتا تھا۔ چنانچہ سیدۃ نساء العالمین اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہؓ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ "آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد میرے والد بزرگوارؓ پر مشکلات اور پریشانیوں کا ایسا پہاڑ ٹوٹ پڑا کہ اگر کسی دوسرے پر ٹوٹتا تو وہ چکنا چور ہو جاتا مگر اللہ کے فضل و کرم سے میرے پدر رفیع المنزلتؓ نے عشقِ رسولؐ کی بدولت ایک سال کے اندر اندر تمام بغاوتوں کو فرو کر دیا۔ اور اسلام کو دوبارہ زندہ کر دیا اور مستحکم کر دیا"۔

اس کی تائید، سر ولیم میور کے اس قول سے ہو سکتی ہے کہ "بلاشبہ محمد (صلعم) کے بعد اسلام ابوبکرؓ کا سب سے زیادہ ممنون ہے"۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے کہا "اگر ابوبکرؓ اپنی قوتِ ایمانی کا مظاہرہ نہ کرتے تو اسلام ختم ہو جاتا" (انہوں نے اسلام کو حیاتِ نو بخشی)

جب بعض صحابہؓ نے آپؓ کو یہ مشورہ دیا کہ مانعین زکوٰۃ سے نرمی کا برتاؤ کیجئے تو آپؓ نے پوری ایمانی قوت سے یہ غیر فانی جملہ ارشاد فرمایا:

"کیا یہ ممکن ...... ہے کہ میری زندگی میں، احکامِ شرع میں کسی قسم کی کمی ہو سکے! خدا کی قسم! زکوٰۃ تو بڑی چیز ہے اگر انہوں نے زکوٰۃ کے اونٹ کے گلے کی رسّی روک لی (دینے سے انکار کر دیا) تو بھی میں ان کے خلاف جہاد کروں گا اور اگر تم لوگ میرا ساتھ نہیں دو گے تو میں تن تنہا جہاد کروں گا"۔

یہ جملہ وہی شخص کہہ سکتا ہے جو فنا فی اللہ کی منزل طے کر چکا ہو۔

فافہم و تدبّر!

بلاشبہ صدیقِ اکبرؓ کے اس ایک جملے میں ان کی پوری شخصیت اور پوری زندگی، دونوں چیزیں جھلک رہی ہیں۔ اسلام لانے کے بعد تا دمِ وفات وہؓ اسی عشقِ رسولؐ میں سرشار رہے۔ بلاشبہ انہوںؓ نے اپنی پوری شخصیت اور پوری زندگی آنحضرت صلعم اور اسلام کی محبت میں فنا کر دی تھی اور اس طرح آپؓ فانی فی اللہ ہو کر باقی باللہ ہو گئے ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

کمالِ طریقت کے لئے جس قدر اوصاف ضروری ہیں مثلاً زہد و توکّل، ورع و استقامت، صبر و شکر، تواضع، انکساری، خاکساری، عاجزی، رقّت و رافت، فقر و توکّل وغیرہم یہ سب اوصافِ عالیہ حضرت صدیق اکبرؓ میں فطری طور پر موجود تھے۔ نیز قبولِ حق کی صلاحیت اور صدق وصفا سے مناسبت بدرجۂ اتم موجود تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اِدھر آنحضرت صلعم نے ان پر اسلام پیش کیا اُدھر انہوں نے صدق دل سے قبول کر لیا۔ ایک سیکنڈ کے لئے بھی تامّل نہیں کیا۔ کیوں؟ اس لئے کہ انہیں مقام نبوّت سے فطری مناسبت تھی اور کمالاتِ نبوّت کا عکس آپؓ کے قلب مصفّٰی پر شروع ہی سے پڑ رہا تھا۔

آنحضرت صلعم نے جو یہ فرمایا کہ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ یعنی ربّانی ہو جاؤ تو حضورؐ کی مراد یہ تھی کہ ابوبکرؓ کی طرح ہو جاؤ۔ اس کی شرح یہ ہے کہ ربّانی وہ شخص ہے جسے کوئی حادثہ مقامِ توحید سے متزلزل نہ کر سکے۔ اگر ساری دنیا زیر و زبر ہو جائے تو بھی اس کے اطمینانِ قلب میں کوئی کمی واقع نہ ہو اور یہ صفت صرف موحّدِ خالص ہی میں پیدا ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اس صفت کا مظاہرہ آنحضرت صلعم کی وفات کے وقت ہوا جب اکثر صحابہؓ پریشان ہو گئے، اکثر صحابہؓ پر اضطرابی کیفیت طاری ہو گئی۔

اُس وقت صرف صدیق اکبرؓ ایسے تھے جنہوں نے کامل یقین کے ساتھ صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا:

> " اے لوگو! تم میں سے جو شخص (حضرت) محمد (صلعم) کی عبادت کرتا رہا ہے اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ محمد (صلعم) یقیناً وفات پا گئے اور جو اللہ کی عبادت کرتا رہا ہے اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ بلاشبہ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ بس تم دین کی خدمت میں مصروف ہو جاؤ"

پھر آپؓ نے یہ آیت پڑھی " مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ... الخ

شیخ ہجویریؒ اپنی تصنیف کشف المحجوب میں لکھتے ہیں " تصوّف کی اصل (بنیاد) انقطاع عن الاغیار (غیروں سے قطع تعلق کرنا ہے) اور اس کی فرع، دنیا سے دل کا بے تعلق بلکہ خالی ہو جانا ہے" اور یہ دونوں باتیں حضرت صدیق اکبرؓ میں بدرجۂ اتم پائی جاتی تھیں ۔ اس لئے آپؓ بلاشبہ تمام اہلِ طریقت کے امام ہیں۔

یہی بات شیخ ابو نصر سراجؒ نے اپنی قیمتی تصنیف " کتاب اللّمع " میں لکھی ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ بلاشک " امام الاولیاءؒ ہیں[1]۔

حضرت عبداللہ المزنیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ اس لئے افضلُ الصحابہؓ تھے کہ اللہ کی محبّت ان کے دل کے ریشے ریشے میں سما گئی تھی۔ وہ بلاشبہ اسلام لانے کے بعد ساری عمر اللہ ہی کے لئے زندہ رہے اور اللہ ہی کے لئے وفات پائی۔ چنانچہ سرکارِ دو عالم فرماتے ہیں۔

" اگر مردے کو زمین پر چلتا ہوا دیکھنا چاہتے ہو تو ابوبکرؓ کو دیکھ لو"

بلاشبہ آپؓ کا اصلی اور حقیقی سرمایہ، عشقِ رسولؐ ہی تھا۔ اسلام لانے کے بعد آنحضرت صلعم سے ایک دن کے لئے بھی جدا نہیں ہوئے۔ حضورؐ کو آپؓ سے اس قدر قلبی رابطہ تھا کہ اُمّ المؤمنین حضرت صدیقہ طاہرہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ حضورؐ بلاناغہ دونوں وقت (صبح وشام) ہمارے گھر میرے والدِ بزرگوار سے ملنے آیا کرتے تھے ۔ اس دستور میں کبھی ناغہ نہیں ہوا"

یہ اسی عشقِ رسولؐ کا کرشمہ تھا کہ صدّیقِ اکبرؓ نے اپنی ساری دولت سرکارِ دو عالمؐ کے قدموں میں نثار کر دی ۔ جب آپؓ اسلام لائے تو آپؓ کے پاس چالیس ہزار درہم نقد موجود تھے ۔ لیکن جب آپؓ کو حضورؐ کی معیّت میں ہجرت کا شرف حاصل ہوا تو اس وقت صرف پانچ ہزار درہم باقی رہ گئے تھے جو آپؓ نے اپنے ساتھ لے لئے۔ اور گھر والوں کے لئے ایک درہم بھی نہیں چھوڑا ۔ اللہ اکبر!

---

[1] میں نے اس ارشاد کو اس شعر میں نظم کر دیا ہے ؎

ریاضِ خُلد کے یکتا گُلِ تَر
امامُ الاولیاء صدیق اکبرؓ

صدیق اکبرؓ نے حضورؐ کی محبت میں شدید ترین جسمانی ایذائیں برداشت کیں اور یہ مصیبت صرف ایک عاشق ہی جھیل سکتا ہے۔

دورانِ خلافت جس قدر وظیفہ بیت المال سے لیا تھا، وفات سے ایک دن پہلے وہ سب واپس کر دیا۔ اللہ اکبر! کیا ٹھکانہ ہے اس ایثار کا!!

اسی لئے فاروق اعظمؓ نے فرمایا:-

"اے ابوبکرؓ! تم نے اپنے جانشین کے لئے کارِ خلافت کو بحید دشوار کر دیا۔ تمہارے معیار پر کون پورا اتر سکتا ہے!"

خلیفہ ہونے سے پہلے آپؓ ایک نابینا ضعیفہ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ جب اس ضعیفہ نے سنا کہ آپؓ خلیفہ منتخب ہو گئے ہیں تو اس نے افسوس کے لہجے میں کہا "اب میری خدمت کون کیا کرے گا! اے اللہ! میرے حالِ زار پر رحم فرما"

جب یہ اطلاع آپؓ کو پہونچی تو فرمایا "جاؤ اس ضعیفہ سے کہدو کہ "ابوبکرؓ کو کوئی چیز تمہاری خدمت سے باز نہیں رکھ سکتی۔ میں بدستور تمہاری خدمت کرتا رہوں گا"

جب عقبہ ابن ابی معیط نے خانۂ کعبہ میں اوجھڑی حضورؐ کے سر پر رکھ دی اور آپؐ کا گلا گھونٹنا شروع کیا تو کسی نے حضرت ابوبکرؓ کو اطلاع دی کہ تمہارے دوست پر یہ ظلم ہو رہا ہے۔ یہ سنتے ہی آپؓ خانہ کعبہ میں آئے اور لوگوں سے کہا "کیا تم ایک اللہ کے بندے کو اس وجہ سے قتل کر دوگے کہ وہ یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟ اس پر کفار نے آپؓ کو مارنا شروع کیا اور اتنا مارا کہ آپ بےہوش ہو کر گر پڑے۔ جب آپؓ کے رشتہ داروں کو اطلاع ہوئی تو وہ آپؓ کو گھر لے گئے۔ دوسرے دن آپؓ کو ہوش آیا تو عزیزوں نے پوچھا کیا حال ہے؟ اس کے جواب میں عاشق رسولؐ نے پوچھا رسول اللہ کا کیا حال ہے؟ یہ سن کر آپؓ کے رشتے دار ناراض ہو کر اپنے گھر چلے گئے۔

آپؓ کی زوجہ نے کہا ذرا سا شوربہ پی لیجئے تاکہ آپؓ میں کچھ طاقت آجائے" مگر عاشقِ رسولؐ نے کہا "پہلے مجھے حضور انورؐ کی خدمت میں لے چلو۔ جب تک

میں ان کے دیدار فرحت آثار سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی نہیں کر لوں گا نہ کچھ کھاؤنگا نہ پیوں گا۔ چنانچہ آپؓ کی زوجہ آپؓ کو حضورؐ کی خدمت میں لے گئیں اور جب آپؓ نے حضورؐ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تو کچھ کھایا پیا۔

آپؓ اسلام لانے سے پہلے بھی شراب، زنا اور قمار سے مجتنب رہے۔ حالانکہ یہ تینوں باتیں عربوں کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھیں۔

آپؓ کی خُصوصیات

۱۔ مَردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔
۲۔ سب سے پہلے اسلام کی تبلیغ کی۔
۳۔ عشرۂ مبشرہ میں سے چھ حضرات آپؓ ہی کی تبلیغ سے اسلام لائے: حضرات عثمانؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، عبدالرحمٰن ابن عوفؓ اور ابوعبیدہ ابن الجراحؓ
۴۔ آپؓ ہی نے سب سے پہلے مسلمان غلاموں کو کافروں سے خرید کر اللہ کے لئے آزاد کیا۔
۵۔ آپؓ ہی نے سب سے پہلے اپنی دولت اللہ کی راہ میں خرچ کی۔
۶۔ آپؓ ہی نے سب سے پہلے اسلام کی راہ میں ایذائیں برداشت کیں۔
۷۔ آپؓ ہی نے سب سے پہلے راہِ خدا میں ہجرت کی۔
۸۔ آپؓ ہی نے سب سے پہلے واقعۂ معراج کی تصدیق کی۔
۹۔ آپؓ ہی نے سب سے پہلے مسجد بنائی۔
۱۰۔ سفر طائف کے علاوہ ہر سفر میں حضورؐ کے ساتھ رہے۔
۱۱۔ ہجرت کے موقع پر صرف آپؓ کو رفاقتِ رسولؐ کا لازوال شرف حاصل ہوا اور غارِ ثور میں معیتِ رسولؐ کا غیر فانی اعزاز حاصل ہوا۔ حضورؐ نے فرمایا " لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا "
۱۲۔ اللہ نے " ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ کا لقب عطا فرمایا جس کی تلاوت قیامت تک ہوتی رہے گی۔

۱۳ - آپؓ کی صحابیت کا انکار کفر ہے کیونکہ اللہ فرماتا ہے " اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ "

۱۴ - مدینے میں پہلی مسجد کی زمین صدیقِ اکبرؓ ہی نے خرید کر وقف کی تھی۔

۱۵ - جنگ بدر سے پہلے عریش میں ساری رات حضورؐ کی حفاظت کی اور آخر شب میں جب حضورؐ مصروف دعا تھے، حضورؐ کو تسلی دی کہ آپؐ تسلی رکھیں اللہ نے آپؐ کی دعا قبول کر لی ہے۔

۱۶ - مہم تبوک کے موقع پر سارا اثاث البیت حضورؐ کے قدموں میں لاکر رکھ دیا اور جب حضورؐ نے پوچھا "اے ابوبکر! اپنے اہل و عیال کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟" تو عاشقِ صادق نے جو جواب دیا وہ قیامت تک یادگار اور عدیم المثال رہے گا " اللہ و رسولہ "

۱۷ - حضورؐ کی حیاتِ طیبہ میں امیر الحج کا شرف حاصل کیا۔

۱۸ - حضورؐ کے مرض الموت میں آپؐ کی جگہ صدیق اکبرؓ نے امامت فرمائی۔ حضورؐ نے فرمایا " اللہ اور اس کے فرشتے اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ ابوبکرؓ زندہ ہوں اور ان کے علاوہ کوئی اور شخص مسلمانوں کا امام بن جائے "

(چنانچہ اکثر عرفاء کا خیال ہے کہ اس طرح حضورؐ نے صدیق اکبرؓ کی آئندہ خلافت کی طرف اشارہ کر دیا)

۱۹ - حضورؐ نے اپنی آخری نماز صدیق اکبرؓ کی اقتداء میں پڑھ کر اُنؓ کی عظمت پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی۔

۲۰ - حضورؐ کی زندگی میں آپ نے سترہ نمازیں پڑھائیں۔ اسی لئے حضرت علیؓ نے کوفہ کی جامع مسجد میں شیعانِ علیؓ سے کہا " نماز دین کا ستون ہے جب حضورؐ کے حکم سے ہم نے دین میں انہیں اپنا امام تسلیم کر لیا تو دنیاوی معاملات (خلافت) میں بھی بخوشی ان کو اپنا امام (خلیفۃ الرسولؐ) تسلیم کر لیا "

۲۱ - حضورؐ نے فرمایا " مجھے کسی شخص کے مال نے اس قدر نفع نہیں پہنچایا جس قدر ابوبکرؓ کے مال نے پہنچایا "

۲۲ ۔ حضورؐ نے فرمایا " میں نے ہر شخص کے احسان کا بدلہ اتار دیا لیکن ابوبکرؓ کے احسانات کا بدلہ نہیں دے سکا اس لئے میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ ابوبکرؓ کو ان احسانات کی جزا دے ۔"

۲۳ ۔ حضورؐ نے اپنی وفات سے چند روز پہلے فرمایا " ابوبکرؓ کی کھڑکی کے سوا باقی سب صحابہ کی کھڑکیاں بند کر دی جائیں جو مسجد نبوی میں کھلتی ہیں "

۲۴ ۔ صدیق اکبرؓ نے خلیفہ ہو کر دنیا کو پہلا سیاسی منشورِ حریت و اخوت و مساوات عطا فرمایا ۔

۲۵ ۔ فتنۂ ارتداد کا استیصال کر کے اسلام کو دوبارہ زندہ کر دیا اور مضبوط بنیادوں پر قائم کر دیا ۔

۲۶ ۔ قرآن مجید کو کتاب کی صورت میں جمع کر کے امت پر احسانِ عظیم فرمایا ۔

۲۷ ۔ سوا دو سال میں جس قدر وظیفہ بیت المال سے وصول کیا تھا ، وفات سے دو دن پہلے سب واپس کر دیا ۔

۲۸ ۔ جب صحابہؓ نے یہ مشورہ دیا کہ فی الحال مدینے کی حفاظت ضروری ہے اس لئے جیش اسامہ کی روانگی ملتوی کر دی جائے تو عاشقِ رسولؐ نے فرمایا " جب تک دم میں دم ہے میں سرکارؐ کے حکم کو ملتوی نہیں کر سکتا جیشِ اسامہؓ ضرور جائے گا خواہ مجھے اور مدینے کے باشندوں کو درندے کیوں نہ اٹھا لے جائیں ۔"

۲۹ ۔ وفات سے قبل اپنی لختِ جگر ام المؤمنینؓ سے فرمایا " مجھے پرانے کپڑوں میں دفن کرنا ۔ نیا کپڑا زندوں کے لئے زیادہ کارآمد ہے اور حضورؐ کی طرح مجھے بھی تین پارچوں کا کفن دیا جائے ۔"

۳۰ ۔ زہد کا کمال دکھا دیا یعنی بوقتِ وفات حضرت صدیق اکبرؓ کے پاس ایک درہم بھی نہیں تھا ۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ ازالۃ الخفاء کے پہلے مقصد میں لکھتے ہیں " امت میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کا جوہرِ نفس ، انبیاءؑ کے جوہر کے قریب مخلوق ہوتا ہے ــــ کیونکہ اللہ ان سے وہی کام لیتا ہے جو انبیاء سے لیتا ہے ــ

یہ لوگ پوری امت میں انبیاء کے خلفاء ہوتے ہیں اور ان کی مثال اس آئینے کی سی ہوتی ہے جو آفتاب سے براہِ راست اثر قبول کرتا ہے۔

ایسے لوگ حاملِ امت ہوتے ہیں اور وہ حضورؐ سے اس طرح فیضیاب ہوتے ہیں جس طرح دوسرے نہیں ہوسکتے۔

پس خلافتِ خاصہ (جس پر صدیق اکبرؓ فائز تھے) یہ ہے کہ آپؓ جس طرح ظاہراً رئیس امت (خلیفۂ رسولؐ) تھے اسی طرح باطناً بھی سردارِ امت تھے۔ اسی روحانی طاقت کی بدولت آپؓ ان کاموں کی تکمیل کرسکے جن کو سرانجام دینے سے پہلے حضور انور صلعم بحکم ایزدی اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

اس مضمون کے راقم آثم کی رائے میں حضرت صدیق اکبرؓ کی سب سے بڑی خصوصیت یا فضیلت یہ ہے کہ آپؓ بلاشبہ سرکار دو عالم صلعم کا ضمیر بھی تھے، آپؐ کی مرضی بھی تھے، آپؐ کی قوتِ ارادی بھی تھے۔ اور آپؐ کے دست و بازو بھی تھے۔ جو امور قرآن مجید میں آپؐ کے حصے میں لکھے ہوئے ہیں وہ حضرت صدیق اکبرؓ کے ہاتھوں سے انجام پذیر ہوئے۔ بالفاظِ دیگر آپؓ شریکِ فرائض نبوت ہیں۔

آخر میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کا ارشادِ عالی درج کرکے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں کہ

"حضرت صدیق اکبرؓ چونکہ ظلِ حقیقتِ محمدی ہیں اس لئے تمام کمالاتِ نبوت بطریقِ تبعیت آپؓ کو بھی حاصل ہیں اور اس خصوصیت میں کوئی صحابی آپؓ کا شریک نہیں ہے۔"

ریاضِ خُلد کے یکتا گُلِ تر
امام الاولیاء صدیقِ اکبرؓ

(سلیم چشتی)